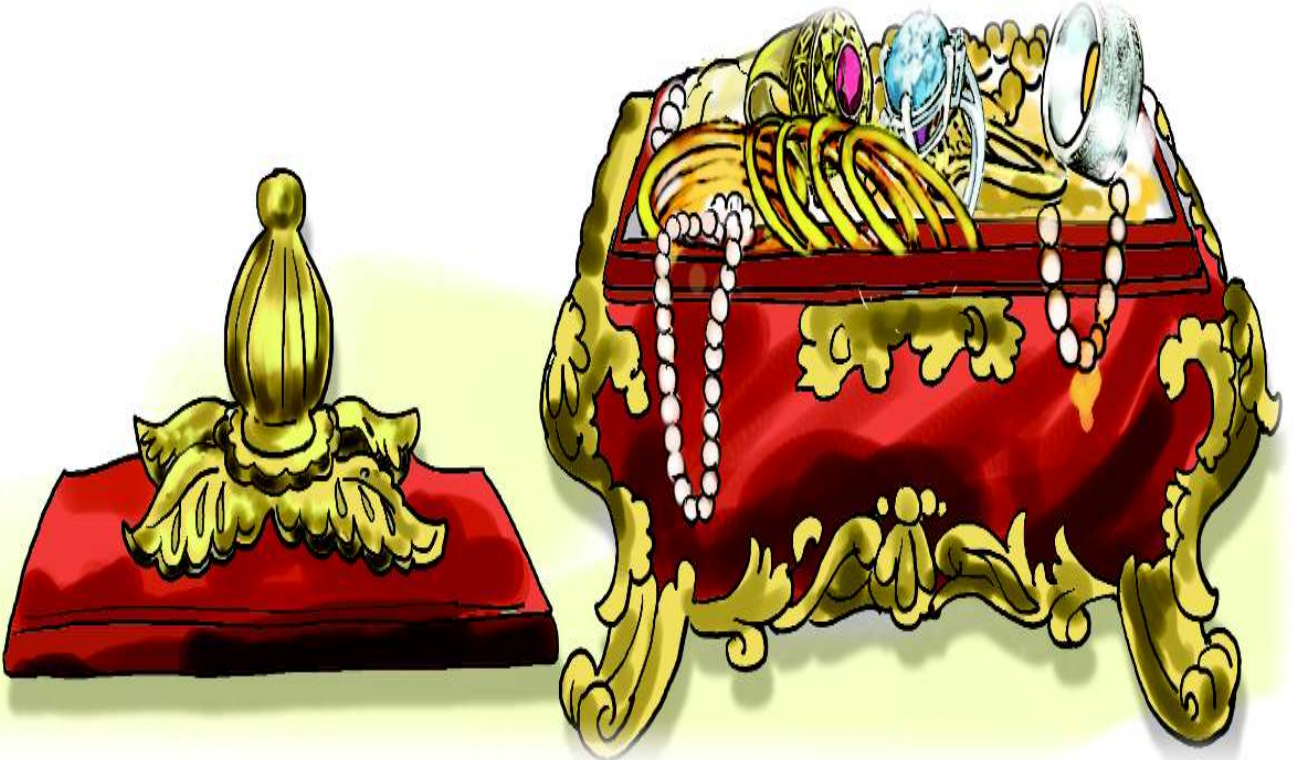




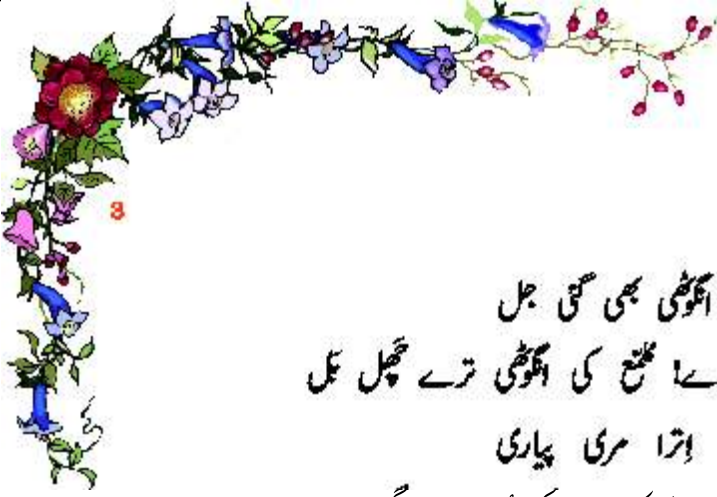
## ملّح کی انگوٹھی

چاندی کی انگوٹھی پہ جو سونے کا چڑھا جھول  
اوپھی تھی، لگی بولنے اتر کے بڑا بول  
اے دیکھنے والو! تمہیں انصاف سے کہنا  
چاندی کی انگوٹھی بھی ہے کچھ گہنوں میں گہنا



چاندی کی انگلی کے نہ میں ساتھ رہوں گی  
وہ اور ہے میں اور، یہ ذلت نہ سہوں گی  
میں قوم کی اونچی ہوں، بڑا میرا گھرانہ  
وہ ذات کی گھٹیا ہے، نہیں اس کا ٹھکانا  
میری سی کہاں چاشنی میرا سا کہاں رنگ  
وہ مول میں اور تول میں میرے نہیں پاسنگ  
میری سی چمک اس میں نہ میری سی دمک ہے  
چاندی ہے کہ ہے رنگ مجھے اس میں بھی شک ہے





ملتج کی انگوٹھی

یہ سنتے ہی چاندی کی انگوٹھی بھی گھٹی جل  
”اللہ رے! ملتج کی انگوٹھی ترے تھیل تل  
سونے کے ملتج پہ نہ اترتا مری پیاری  
دو دن میں بھڑک اس کی اتر جائے گی ساری  
کچھ دیر حقیقت کو چھپایا بھی تو پھر کیا  
جھوٹوں نے جو پتوں کو چڑایا بھی تو پھر کیا  
مت بھول کبھی اصل کو اپنی اری احق!  
جب تاؤ دیا جائے گا ہو جائے گا منھ فق



اُردو گلدستہ

بچے کی تو عزت ہی بڑھے گی جو کہیں جانچ  
مشہور مثل ہے کہ نہیں سانچ کو کچھ آج  
کھوٹے کو کھرا بن کے نکھرنا نہیں اچھا  
چھوٹے کو بڑا بن کے اُبھرنا نہیں اچھا“

اسماعیل میرٹھی

### سوالات

- 1- مٹع کی انگوٹھی کیوں اترانے لگی؟
- 2- چاندی کی انگوٹھی نے اس کی کیسے خبر لی؟
- 3- ”اوچھی تھی، لگی بولنے اتر کے بڑا بول“ کا مطلب بیان کیجیے۔
- 4- ”سانچ کو کچھ آج نہیں“ اس مثل کا مطلب لکھیے۔
- 5- ”چھوٹے کو بڑا بن کے اُبھرنا نہیں اچھا“ شاعر کی اس سے کیا مراد ہے؟